امّ البنین مادر ابوالفضل (ع)

<"xml encoding="UTF-8?>

نام فاطمہ، حزام بن خالد کی بیٹی اور علی (ع) کی زوجہ ہیں- علی (ع) نے اپنے بھائی عقیل- جو تمام عرب کے خاندانوں سے واقف تھے- سے کہا : میرے لیے عرب کے دلاور اور شریف خاندان کی لڑکی تلاش کیجیے کہ جس سے شجاع و رشید بیٹا پیدا ہو-

عقیل نے کہا: فاطمہ بنت حزام کیسی ہیں؟ عرب میں ان کے آباء و اجداد سے زیادہ شجاع نہیں ہیں- عرب کے عظیم شاعر لبید نے انہیں کے بارے میں حیرہ کے بادشاہ نعمان بن منذر سے کہا تھا:

ہم اس ماں کے چادر بہادر بیٹوں کی اولاد ہیں جو کہ جنگ کے میدانوں میں اپنے مد مقابل کو موت کے گھاٹ اتار دیتے تھے- اور مہمانوں کا بہت احترام کرتے تھے ہم عابر بن صعصعہ کے قبیلہ سے بلند وتر ہیں-

مختصر یہ کہ جناب ام البنین، والد کی طرف سے بھی اور والدہ- ثمانہ بنت سہیل بن عامر- کی طرف سے بھی نجیب و اصیل تھیں- فاطمہ زہراء (ع) کی وفات کے بعد، حضرت علی (ع) کے حبالہ نکاح میں آئیں- ام البنین نے حضرت علی (ع) کے علاوہ کسی دوسرے سے شادی نہیں کی-

علم و فضل والی عورت تھی- اہل بیت کی عظمت کا عرفان رکھتی تھیں، انہیں دل سے چاہتی تھیں- حضرت علی (ع) کے گھر آئیں تو اس وقت امام حسن (ع) و امام حسین (ع) بیمار تھے- آپ نے ایک شفیق ماں کی مانند ان کی تیمار داری کی اور راتوں کو ان کے پاس بیدار رہکر گذار دیا-

آپ سے چار بیٹے عباس، جنہیں قمر بنی ہاشم کہا جاتا تھا، عبداللہ، جعفر اور عثمان ہیں- رسول (ص) کے فداکار صحابی عثمان بن مظعون کے ہمنام تھے- ان چاروں بیٹوں کی وجہ سے آپ کو ام البنین کہا جاتا تھا- ان کی استقامت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ جب انہیں یہ بتایا گیا کہ چاروں بیٹے کربلا میں شہید ہو گئے، تو انہوں نے کہا : پہلے مجھے حسین (ع) کے بارے میں خبر دو- ناقل نے انہیں ان کے بیٹوں کی شہادت کی خبر ترتیب وار سنائی، یہاں تک کہ نام عباس لیا تو خبر سنانے والے سے کہا: میرے دل کے ٹکڑے کردئے – میرے چار بیٹے تھے، میں نے سب کو حسین (ع) بچے جاتے – حسین (ع) سے ان کی یہ محبت، ان کے خلوص، ایمان اور راسخ عقیدہ کا ثبوت ہے-

اس دردناک حادثہ کے بعد مجلس عزا بر پا کی، جس میں بنی ہاشم کی تمام عورتوں، نے شرکت کی اور شہداء کربلا کا غم منایا گیا- ام سلمہ نے روتے ہوئے کہا : خدا ان – بنی امیہ- کی قبروں کو آگ سے بھر دے، انہوں نے کتنا بڑا ظلم کیا ہے؟

ام البنین نے اپنے شہید ہونے والے بیٹوں کا دلسوز مرثیہ کہا ہے- حضرت عباس کے بچہ عبیداللہ کو گود میں لے کر ہر روز بقیع جاتی تھیں اور وہاں گریہ و زاری کرتی تھیں- اہل مدینہ بھی ان کے پاس جمع ہو جاتے اور نالہ و شیون میں حصہ لیتے تھے، ایک دفعہ مروان بن حکم بھی وہاں موجود تھا- ام البنین نے کہا: " جس نے عباس کو دشمن کی فوج پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے اور حیدر کے بیٹے شیر دلوں کی طرح ان کے پیچھے تھے- میں نے سنا ہے کہ میرے بیٹے کے سر پر ضربت لگی اور ان کے بازو قلم کر دئے گئے- ہائے افسوس! میرا بیٹا اس ضربت کی وجہ سے گرا! عباس! اگر تمہارے ہاتھ میں تلوار ہوتی تو کسی میں تمہارے نزدیک آنے کی ہمت نہ ہوتی- "

نیز کہا: " اب مجھے ام البنین نہ کہو! کیونکہ اس سے میرے شیر سے بچے یاد آتے ہیں- مجھے ان بیٹوں کی وجہ سے ام البنین کہا جاتا تھا، لیکن آج میں انہیں کھو چکی ہوں-

میرے چار بیٹے شکاری شاہین کی مانند تھے جو تیغ ستم سے جاں بحق ہوئے- دشمن کے اسلحوں سے ان کا بدن پارہ پارہ ہوا اور وہ اپنے خون میں نہائے- کاش میں جانتی تھی! کیا لوگوں کے کہنے کے مطابق میرا عباس شہ رگ کٹنے سے شہید ہوا ہے؟

با اخلاص، فداکار اور فضیلتوں والی عورتوں کے درمیان نمونہ ہیں-